Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۹۷۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

یوم ہفتہ

قیمت ۱۵ پیسے

جلد ۶۳/۲۸ | ۱۷ ذوالحجہ ۱۳۹۳ھ ۱۲ صلح ۱۳۵۳ہش ۱۲ جنوری ۱۹۷۴ء | نمبر ۹

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۱ صلح :- حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ، الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وسلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۱۱ صلح - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ سر میں شدید درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔

احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت وعافیت اور درازیٔ عمر کے لئے بالالتزام دعائیں جاری رکھیں۔

احبابِ جماعت کے نام
سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا نہایت ضروری اور اہم پیغام

"مخلصینِ جماعت "صد سالہ جشن فنڈ" میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں"

"اِس فنڈ کے وعدہ جات مجھے مجلس مشاورت سے قبل بھجوا دئے جائیں"

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ کرام ! اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

مَیں نے جلسہ سالانہ کے موقع پر جماعتہائے بیرون کی تربیت اور اشاعتِ اسلام کے کام کو تیز سے تیز تر کرنے اور غلبۂ اسلام کے دن کو قریب سے قریب تر لانے کی ایک مہم کا آغاز کرتے ہوئے ایک بہت بڑے منصوبے کا اعلان کیا تھا۔ اِس ضمن میں مَیں نے مخلصینِ جماعت سے آئندہ سولہ سال میں اِس عظیم منصوبہ کی تکمیل کیلئے اڑھائی کروڑ روپیہ جمع کرنے کی اپیل کی تھی اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے یہ اعلان بھی کر دیا تھا کہ انشاء اللہ یہ رقم پانچ کروڑ تک پہنچ جائیگی۔ اس اعلان کے ذریعہ مَیں مخلصینِ جماعت کو تحریک کرتا ہوں کہ وہ اِس فنڈ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

اِس سلسلہ میں دوست تین باتیں یاد رکھیں :-

ا۔ "صد سالہ جشن فنڈ" کے وعدہ جات مجھے مجلس مشاورت سے قبل بھجوا دئے جائیں۔

ب۔ وعدہ جات بھجواتے ہوئے صرف موجودہ آمد ہی کو مدّنظر نہ رکھا جائے بلکہ اللہ تعالیٰ پر توکّل کرتے ہوئے اور اسی کے بھروسے پر آئندہ سولہ سال کے عرصہ میں اللہ تعالیٰ آپ پر جو بے انتہاء فضل اور رحمتیں نازل فرمائے گا اور آپکی آمدنیوں میں آپکی امید سے کہیں بڑھ کر برکتیں دے گا اُنہیں بھی مدّنظر رکھ کر وعدہ بھجوایا جائے !

ج۔ اِس سلسلہ میں نقد رقوم اور چیک (اِس ہدایت کے ساتھ کہ یہ رقم "صد سالہ جشن فنڈ" کی مد میں داخل کی جائے) براہِ راست افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام بھجوائی جائیں !!

اللہ تعالیٰ آپ کے اخلاص میں برکت دے اور آئندہ آپ کو پہلے سے کہیں بڑھ کر قربانیاں پیش کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ان قربانیوں کو محض اپنے فضل سے قبول فرمائے (آمین)

مرزا ناصر احمد
(خلیفۃ المسیح الثالث)

۱۰ صلح / جنوری ۱۳۵۳ہش / ۱۹۷۴ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۲؍ صلح ۱۳۵۳ ہش

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک تاکیدی ارشاد

ہمارا مقدس و بابرکت للٰہی جلسہ سالانہ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ تعالیٰ کے منشاء اور اذن کے ماتحت آج سے ۸۲ سال قبل جاری فرمایا تھا اُس وقت سے سال بہ سال منعقد ہوتا اور اس میں شرکت کرنے والے خوش نصیب احباب کو خدائی وعدوں کے بموجب فضلوں، رحمتوں اور برکتوں سے مالا مال کرتا چلا آرہا ہے۔ علی الخصوص ہمارا اکیاسی واں جلسہ سالانہ جو ۲۶؍ دسمبر سے ۲۸؍ دسمبر ۱۹۷۳ء تک ربوہ کی مقدس سرزمین میں منعقد ہوا اللہ تعالیٰ کی مشیت خاص کے ماتحت ہمارے لئے نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا ایک نیا دروازہ کھلنے کا موجب ہوا ہے۔ ان نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کا سلسلہ قیام جماعت پر اب سے سولہ سال بعد ایک صدی پوری ہونے پر دوسری صدی میں بھی چلتا چلا جائے گا۔ اور ہم اور ہماری نسلیں بتائید و توفیق الٰہی نسلاً بعد نسلٍ ان سے متمتع ہوتی چلی جائیں گی۔

ان نئی رحمتوں اور برکتوں کی نوعیت اور ان کے نتیجہ میں ہم پر عائد ہونے والی ذمہ داریوں پر ہم گزشتہ اداریوں میں اختصار کے ساتھ روشنی ڈال چکے ہیں۔ ان نئی رحمتوں اور نئی برکتوں کے ضمن میں جن کا دروازہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے طفیل ہم پر کھولا گیا ہے۔ ہم احباب جماعت کو اس مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ میں سال بہ سال بہ تعہد شرکت کرتے چلے جانے سے متعلق سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ایک تاکیدی ارشاد کی طرف متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ ہر چند کہ حضور علیہ السلام کے اس تاکیدی ارشاد کا تعلق جلسہ سالانہ سے ہے جو اب ایک سال بعد منعقد ہوگا۔ تاہم اس پر شروع سال سے ہی عمل پیرا ہونا ضروری ہے۔

چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کو عظیم الشان رحمتوں اور برکتوں کا حامل بنایا ہے اور غلبۂ اسلام کی آسمانی سکیم کے ساتھ ہمارے اس جلسہ کا بہت گہرا تعلق ہے بلکہ یہ جلسہ اپنی ذات میں اس آسمانی سکیم کی ایک اہم کڑی کی حیثیت رکھتا ہے اس لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس میں شرکت کو ہر احمدی کے لئے ضروری قرار دیا ہے اور اپنے متبعین کو یہ تاکید فرمائی ہے کہ وہ شروع سال سے ہی اس بات کی فکر رکھیں کہ وہ کسی طور بھی اس میں شرکت سے محروم نہ رہیں۔ اکثر و بیشتر کمی مقدرت ہی بہت سے احباب کو اس میں شرکت سے محروم رکھنے کا موجب ہوا کرتی ہے۔ اس لئے آپ نے اپنے متبعین پر جلسہ سالانہ میں بہ تعہد شرکت کی اہمیت واضح کرتے ہوئے یہ بھی رقم فرمایا کہ:۔

"کم مقدرت احباب کے لئے مناسب ہوگا کہ پہلے ہی سے اس جلسہ میں حاضر ہونے کا فکر رکھیں اور اگر تدبیر اور قناعت شعاری سے کچھ تھوڑا تھوڑا سرمایہ خرچ سفر کے لئے ہر روز یا ماہ بماہ جمع کرتے جائیں اور الگ رکھتے جائیں تو بلا دقت سرمایۂ سفر میسر آجائے گا۔ گویا یہ سفر مفت میسر ہو جائے گا۔"

(بحوالہ کتاب "آسمانی فیصلہ")

اس سے ظاہر ہے کہ حضور علیہ السلام نے جلسہ سالانہ میں شمولیت کو ہر احمدی کے لئے خواہ وہ چھوٹا ہو یا بڑا۔ امیر ہو یا غریب، صاحب استطاعت ہو یا کم مقدرت لازمی اور ضروری قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے آپ نے ضروری قرار دیا ہے کہ اگر کسی احمدی میں اتنی استطاعت نہیں ہے کہ وہ بآسانی اخراجات سفر کے لئے سرمایہ مہیا کر سکے تو اسے چاہیئے کہ وہ شروع سال سے ہی اپنے اندر یہ استطاعت پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ اس کی ترکیب حضور علیہ السلام نے یہ بتائی ہے کہ ایسے احباب قناعت شعاری سے کام لیتے ہوئے ہر روز یا ماہ بماہ کچھ نہ کچھ رقم جمع کرتے جائیں اور اسے الگ رکھتے جائیں تا جب سال کے اختتام پر جلسہ سالانہ کے انعقاد کا وقت قریب آئے تو ان کے پاس اتنی رقم موجود ہو کہ وہ جلسہ میں شرکت کے لئے بسہولت سفر کے اخراجات برداشت کر سکیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ ایسے احباب کو ابھی سے حضور علیہ السلام کے اس ارشاد پر عمل کرنا شروع کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح بیرونی ممالک کی جماعتہائے احمدیہ کے لئے بھی حضور کے اس ارشاد پر شروع سال سے ہی عمل کرنا ضروری ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہر ملک کی جماعت احمدیہ کے لئے یہ لازمی قرار دے دیا ہے۔ کہ اُس کا کم از کم ایک نمائندہ ہر سال جلسہ سالانہ میں ضرور شریک ہو تاکہ اس نمائندہ کی وساطت سے وہاں کی جماعت گویا اس میں شرکت کی سعادت سے بہرہ ور ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ تمام پاکستانی احباب اور تمام غیر ملکی جماعتوں کو ابھی سے ۱۹۷۴ء کے جلسہ سالانہ میں شرکت کی فکر رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ تاکہ وہ اس میں شرکت کی عظیم الشان برکات سے محروم نہ رہیں ؎

جماعت احمدیہ ماریشس کی طرف سے محبت بھرا پُرخلوص سلام

جزیرہ ماریشس میں اسلام کی روز افزوں ترقی کا ایمان افروز تذکرہ

جلسہ سالانہ میں جماعت احمدیہ ماریشس کے نمائندے مکرم محمد حنیف جواہر کی تقریر

جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ کے اجلاس دوم منعقدہ ۲۶؍ دسمبر ۱۹۷۳ء بعد نماز ظہر میں جماعت احمدیہ ماریشس کے نمائندے مکرم جناب محمد حنیف جواہر نے حاضرین جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے اردو میں جو ایمان افروز تقریر فرمائی اس کا متن افادۂ عام کی غرض سے ذیل میں ہدیۂ قارئین کیا جا رہا ہے۔ مکرم جواہر صاحب نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

"خاکسار محمد حنیف جواہر نمائندہ جماعت احمدیہ ماریشس بڑی محبت اور عقیدت کے ساتھ اپنی اور جماعت کی طرف سے حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور تمام حاضرین جلسہ سالانہ کی خدمت میں السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ عرض کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ خاکسار کو جلسہ میں شامل ہونے کا موقعہ ملا۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں سب سے پہلا مشن ماریشس میں ۱۹۱۵ء میں قائم ہوا۔ حضرت حافظ صوفی غلام محمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام پہلے مبلغ تھے جو اعلائے کلمۂ اسلام کی غرض سے ماریشس پہنچے۔ جماعت نے ترقی کی تو حضرت مولوی عبید اللہ صاحب رضی اللہ عنہ وہاں پہنچے اور جہاد تبلیغ میں وہیں فوت ہو گئے۔ اس کے بعد حضرت حافظ جمال احمد صاحب رضی اللہ عنہ صحابی حضرت مسیح موعود وہاں تیسرے مبلغ اسلام تھے آپ بھی وہیں فوت ہوئے۔ اس طرح جزیرہ ماریشس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دو صحابہ کے فیض سے حصہ ملا۔ یہ مجاہدین اسلام وہیں مدفون ہیں۔ احمدیہ مسلم مشن ماریشس ابتدا ہی سے خود کفیل ہے۔

اس وقت خدا کے فضل سے وہاں چھ احمدیہ مسجدیں ہیں۔ ایک کالج ہے۔ ایک اخبار شائع ہوتا ہے۔ ہزاروں کی تعداد میں اسلامی لٹریچر فرانسیسی زبان میں شائع ہو چکا ہے۔ ماریشس کے احمدیوں کو خلیفہ وقت اور مرکز سلسلہ سے بڑی محبت اور عقیدت ہے۔ الحمد للہ

خدا کی عجیب قدرت ہے کہ ایک یورپین ٹورسٹ وہاں پہنچا تو جزیرہ ماریشس کے کنارے پر کھڑا ہوا آگے صرف سمندر تھا۔ اس نے اعلان کیا کہ یہ جگہ دنیا کا کنارا ہے جس پر گورنمنٹ نے وہاں ایک بورڈ پر لکھا۔ "دنیا کا کنارہ" اس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس پیشگوئی کو ہم نے پورا ہوتے دیکھا کہ:۔

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔"

آخر میں حضور اقدس اور احباب کرام سے درخواست ہے کہ میرے لئے اور جماعت ماریشس کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں خدمت دین کی توفیق دے اور ہر قسم کی برکتوں سے نوازے۔ آمین۔"

؎ بلکہ ان برکات سے بھرپور مالا مال ہو کر آئندہ سال پھر شرکت کے عزم کے ساتھ اپنے گھروں کو واپس لوٹیں۔ آمین!

وقف جدید کے بقایاجات کے ضمن میں ایک ضروری احتیاط

وقف جدید کا سولھواں سال ۳۱؍ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ختم ہو چکا ہے اور عنقریب اس کا حساب بند کر دیا جائے گا۔

ایسے احباب یا جماعتیں جو مذکورہ سال کا بقایا جنوری ۱۹۷۴ء کے شروع میں بھجوائیں۔ ان سے گزارش ہے کہ وضاحت کے ساتھ یہ ذکر کر دیں کہ یہ نئے سال کا چندہ نہیں، بلکہ گزشتہ سال کی بقیہ وصولی ہے۔

(ناظم مال وقف جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اگر جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام افریقہ میں نہ پہنچتے تو عیسائیت پورے افریقہ پر چھا جاتی

جماعت احمدیہ نے یورپ میں ایک ارفع مذہب کی تلاش کا جذبہ ابھارنے میں اہم کردار ادا کیا ہے

جلسہ سالانہ کے بعد ربوہ میں منعقدہ پریس کانفرنس میں چودہ غیر ملکی مندوبین کی اہم تصریحات

ربوہ۔ جماعت احمدیہ کے اکیاسی ویں جلسہ سالانہ میں شرکت کرنے والے افریقی مندوبین نے ۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو ایک پریس کانفرنس میں لاہور اور لائل پور کے صحافیوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے یہ باور کرایا کہ اگر افریقہ میں جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام نہ پہنچتے اور وہاں انتہائی نامساعد حالات میں بے لوث اور انتھک مساعی بروئے کار لا کر اپنی تبلیغی اور گوناگوں رفاہی سرگرمیوں کا آغاز نہ کرتے تو عیسائی پادریوں کی مشنری سرگرمیوں کے نتیجہ میں جو بلا روک ٹوک عرصہ دراز سے جاری تھیں وہاں اسلام رفتہ رفتہ معدوم ہو جاتا اور موجودہ مسلمانوں کی غالب اکثریت اپنے دوسرے ساتھیوں کی طرح عیسائیت کی آغوش میں جا چکی ہوتی۔ آج وہاں اسلام کو از سر نو جو سربلندی حاصل ہو رہی ہے اور مسلمان اپنے جداگانہ تشخص کو برقرار رکھتے ہوئے ہر شعبہ زندگی میں ترقی کی راہ پر گامزن نظر آ رہے ہیں تو اس کا سہرا جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات ہی کے سر ہے۔

اسی طرح یورپ اور امریکہ کے نو مسلم احمدی مندوبین نے اخبار نویسوں کے سوالات کے جواب دیتے ہوئے یہ باور کرایا کہ مغرب میں عیسائیت کی ناکامی اور اس کے عبرتناک انجام کے بعد دہریت کے سیلاب کو ایک حد تک روکنے اور لوگوں کے اندر ایک ارفع مذہب کی تلاش کا جذبہ ابھارنے میں احمدیہ مشنز نے (مساجد کی تعمیر اور یورپی زبانوں میں قرآن مجید کے تراجم مع عربی متن کی اشاعت کے ذریعہ) اہم کردار ادا کیا ہے۔ اگرچہ مغربی ممالک میں ابھی نو مسلموں کی تعداد تھوڑی ہے تاہم ایک وقت آئے گا کہ اہل مغرب جو ایک ارفع مذہب کی تلاش اور روحانی تشنگی دور کرنے کی دوڑ دھوپ میں سرگرداں ہیں جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگیں گے اور اس طرح حقیقی اسلام مغرب کے روحانی خلاء کو پُر کر دکھائے گا۔

شرکت کرنے والے غیر ملکی مندوبین

اس پریس کانفرنس میں لاہور اور لائل پور کے متعدد روزناموں کے نمائندوں نے ربوہ آ کر شرکت کی۔ اس کانفرنس سے ڈنمارک کے جناب عبدالسلام میڈسن۔ سویڈن کے جناب عزت اولیوچ، مغربی جرمنی کے جناب ہدایت اللہ ہیوبش۔ سوئٹزرلینڈ کے جناب زبیر لیف ہاورڈ۔ یوگوسلاویہ کے جناب اسمٰعیل ڈلمیس۔ امریکہ کے جناب رشید احمد۔ سیرالیون کے پیراماؤنٹ چیف جناب این کے۔ گانا نگا۔ گنی کے جناب حاجی الحسن عطاہ، نائیجیریا کے جناب عبدالعزیز ابیولا۔ کینیا کے جناب ایم۔ گاگوریا۔ ماریشس کے جناب ایچ اے جواہر انڈونیشیا کے جناب ایچ۔ الیس۔ تجی بلنتو اور لیبیا کے جناب الحاج محمود ڈنمل میوا یوسف نے کانفرنس سے خطاب کر کے اپنے اپنے ملکوں میں تبلیغ و اشاعت اسلام کے کام اور اس کے خوش کن نتائج پر اختصار سے روشنی ڈالی اور بعد ازاں اخباری نمائندوں کے سوالات کے جواب دیئے۔ کانفرنس میں صدارت کے فرائض جملہ غیر ملکی مندوبین کے منتخب امیر جناب عبدالسلام میڈسن آف ڈنمارک نے ادا کئے۔ کانفرنس میں محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر بھی تشریف فرما تھے۔ صحافیوں نے اس موقع پر آپ سے بھی سوالات کئے جن کے جواب میں آپ نے بیرونی ممالک میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات سے انہیں آگاہ فرمایا۔

یورپ میں اسلام کی سربلندی

جناب عبدالسلام میڈسن آف ڈنمارک نے سکنڈے نیویا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۵۶ء سے قبل پورے سکنڈے نیویا میں اسلام کا سرے سے کوئی چرچا نہ تھا۔ اور نہ ہی کسی قسم کی تبلیغی سرگرمی کا کوئی نام و نشان تھا۔ ۱۹۵۶ء میں جماعت احمدیہ نے اپنا پہلا مبلغ وہاں بھیجا۔ مبلغ کی آمد کے بعد وہاں پہلی بار اسلام کا چرچا شروع ہوا اس کے بعد سے اب تک ڈنمارک کے دارالحکومت کوپن ہیگن میں ایک مشن ہاؤس اور ایک خوبصورت مسجد تعمیر ہو چکی ہے اس مسجد کا نام "مسجد نصرت جہاں" ہے اور یہ پورے سکنڈے نیویا میں اکیلی مسجد ہے۔ اس کے علاوہ سویڈن کے دارالحکومت سٹاک ہالم اور دوسرے نمبر کے بڑے شہر گوٹن برگ نیز ناروے کے دارالحکومت اوسلو میں بھی تبلیغی سرگرمیاں جاری ہیں اور ان سب شہروں میں نو مسلم احمدیوں کی جماعتیں قائم ہو چکی ہیں۔

ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا کہ سکنڈے نیوین ممالک میں اب تک تین صد سے زیادہ افراد اسلام قبول کر چکے ہیں۔ اس سوال کے جواب میں کہ کیا آپ سکنڈے نیویا میں اسلام پھیلنے کی رفتار سے مطمئن ہیں؟ جناب عبدالسلام میڈسن نے کہا ہرگز نہیں۔ میں تو صرف اس دن مطمئن ہوں گا جب اسلام ساری دنیا میں غالب آ جائے گا۔ اس سے پہلے مطمئن ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے کہا۔ میں شروع ہی سے دینیات کا طالب علم تھا۔ اور میں اپنی مذہبی تعلیم مکمل کر کے پادری بننا چاہتا تھا لیکن حصول تعلیم کے دوران جب میں نے عیسائی عقائد کا گہری نظر سے مطالعہ کیا تو یہ عقائد مجھے مطمئن نہ کر سکے اور میں عیسائیت سے بیزار ہوتا چلا گیا۔ اگر میں اسلام کا مطالعہ کرنے کی طرف راغب نہ ہوتا تو دوسرے مغربی نوجوانوں کی طرح یقیناً میں بھی دہریہ بن جاتا لیکن اسلام کے مطالعہ نے میری آنکھیں کھول دیں اور حق آشکار ہونے پر میں نے اسلام قبول کر لیا۔

ایک اور سوال کے جواب میں مسٹر میڈسن نے بتایا کہ ڈنمارک میں دوسرے ملکوں کے چودہ ہزار کے قریب مسلمان ملازم ہیں لیکن انہیں صرف روپیہ کمانے سے غرض ہے اسلام پھیلانے کے کام سے انہیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ اس سوال کے جواب میں کہ دہریت کے عام ہونے کے پیش نظر جس نے آج کل یورپ کو اپنی لپیٹ میں لیا ہوا ہے کیا یہ توقع کی جا سکتی ہے کہ یورپ کبھی مسلمان ہو جائے گا۔ انہوں نے کہا۔ یہ خیال درست نہیں ہے کہ آج کل بھی یورپ میں دہریت ہی کا زور ہے۔ احمدیہ مشن کے قیام کے بعد سے وہاں دہریت کا زور رفتہ رفتہ کم ہوتا جا رہا ہے بلکہ اس کی بجائے لوگوں میں یہ جذبہ ابھر رہا ہے کہ کسی ارفع مذہب کی تلاش کی جائے تاکہ روحانی تشنگی دور ہونے کی صورت پیدا ہو سکے۔ جوں جوں قرآنی تعلیم سے لوگ آگاہ ہوتے جائیں گے وہ اسلام کو ایک ابدی صداقت کے طور پر تسلیم کرتے چلے جائیں گے۔ اور انشاء اللہ ایک وہ وقت بھی آئے گا جب پورا یورپ اسلام قبول کر لے گا۔

ایک نامہ نگار نے سوال کیا کہ مغرب میں بالعموم اسلام کے متعلق یہ خیال کیا جاتا ہے کہ گرم علاقوں میں ہی یہ پنپ سکتا ہے۔ سرد علاقوں میں اس کا پاؤں جمانے میں کامیاب ہونا ممکن نہیں ہے۔ اگر یہ صحیح ہے تو پھر یہ کیسے باور کیا جا سکتا ہے کہ اسلام یورپ میں زور شور سے پھیل سکے گا؟ اس سوال پر مسٹر میڈسن نے سخت تعجب اور افسوس کا اظہار کیا اور کہا کہ اس سوال سے تو یہ مترشح ہوتا ہے کہ سوال کرنے والے دوست مسلمان ہونے کے باوجود عیسائیوں کے اس غلط مفروضہ کو درست سمجھتے ہیں۔ خود ایک مسلمان کی طرف سے کئے گئے اس سوال کا جواب دینے سے میں قاصر ہوں۔ جماعت احمدیہ نے اپنے عمل سے عیسائیوں کے اس مفروضہ کو غلط ثابت کر دکھایا ہے۔

صداقت کی کشش

امریکہ کے بارہ میں ایک سوال یہ کیا گیا کہ وہاں بے دینی کے ماحول میں یہ کیونکر ممکن ہوا ہے کہ وہاں بھی لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔ بالخصوص جبکہ وہاں کے سیاہ فام مسلمانوں کے بعض عجیب و غریب نظریات خود انہیں اسلام سے دور لے جا رہے ہیں۔ پھر بھی اگر وہاں اسلام پھیل رہا ہے تو اس کی کیا وجہ ہے؟ اس سوال کے جواب میں امریکہ کے جناب رشید احمد نے کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ حقیقی اسلام میں صداقت کی کشش کام کر رہی ہے۔ صداقت ہمیشہ غالب آ کر رہتی ہے۔ حقیقی اسلام چونکہ صداقت کا حامل ہے اس لئے وہ رفتہ رفتہ پھیل رہا ہے اور بالآخر امریکہ میں بھی پھیل کر رہیگا۔ وہاں لوگ دوسرے مذاہب سے اس لئے متنفر ہوتے ہیں کہ وہ مذاہب صداقت سے عاری تھے اسلام وہاں اس لئے پھیل رہا ہے اور پھیل کر رہے گا کہ یہ سر تا سر صداقت ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ یورپ کی طرح امریکہ میں بھی صحیح معنوں میں تبلیغ کا کام صرف جماعت احمدیہ ہی کر رہی ہے۔ بعض عرب اور دوسرے مسلمان بھی وہاں اسی غرض سے گئے تھے لیکن مقصدیت اور منظم جدوجہد کے فقدان کی وجہ سے وہ کامیاب نہیں ہو سکے۔ اس میدان میں حقیقی کام جماعت احمدیہ نے ہی کیا ہے اور وہی وہاں کے لوگوں کو حقیقی اسلام سے روشناس کرا رہی ہے۔

اسلام کا ایک زندہ معجزہ

جرمن مندوب جناب ہدایت اللہ ہیوبش نے مغربی جرمنی میں مذہب کے انحطاط کا ذمہ دار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عیسائیت کو ٹھکرا دیا اور کہا وہاں اولاً دہریت کی طرف میلان اس لئے پیدا ہوا کہ عیسائیت کے خلاف عقل عقائد اور خلاف فطرت تعلیم نئی نسل کو مطمئن نہ کر سکی جس کے نتیجہ میں مذہب سے بیزاری کا پیدا ہونا ایک قدرتی امر تھا۔ اس کے بعد روحانی تسکین کی تلاش میں انہوں نے عجیب و غریب نظریات اپنانا شروع کئے اور اس طرح بے راہ روی کے ہاتھوں تباہی کے کنارے جا لگے۔ اس کے ثبوت میں انہوں نے "ہپی ازم" کی تحریک کا ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا یہ تحریک بھی عیسائیت کی ناکامی کے نتیجہ میں ہی ابھری اور اس نے نوجوانوں کو تباہی کے راستہ پر ڈالنے میں بہت نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے کہا۔ بہت سے دوسرے نوجوانوں کی طرح میں بھی اس تحریک میں جا شامل ہوا تھا۔ اور دو سال تک میں نے ایک لیڈر کی حیثیت سے اس میں بہت بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور نہ صرف روحانی لحاظ سے بلکہ جسمانی لحاظ سے بھی تباہی کے کنارے جا لگا۔ اپنے آپ کو اس طرح تباہی کا شکار ہوتا دیکھ کر مجھے اسلام کا مطالعہ کرنے کی طرف توجہ پیدا ہوئی چنانچہ اسلام کی برکت سے مجھے ہپی ازم سے نجات ملی اور مجھے وہ حقیقی طمانیت نصیب ہوئی جس کا میں عرصہ سے متلاشی تھا۔ اس لئے میں یہ کہنے میں حق بجانب ہوں کہ میں اسلام کی حیات بخش تاثیر کا ایک زندہ معجزہ ہوں۔ اگر اسلام کی طرف میری رہنمائی نہ ہوتی تو میرا جسمانی اور روحانی ہر دو لحاظ سے موت کی آغوش میں جانا یقینی تھا۔ آج اگر میں زندہ ہوں تو یہ حیات نو مجھے صرف اور صرف اسلام کے طفیل ہی نصیب ہوئی ہے۔ آخر میں انہوں نے اس امر پہ زور دیا کہ آج مغرب کے نوجوانوں کو رہنمائی کی اشد ضرورت ہے اور ان کی اس ضرورت کو صرف اور صرف اسلام ہی پورا کر سکتا۔

عیسائیت کے اثر سے چھٹکارا

گھانا (مغربی افریقہ) کے جناب حاجی الحسن عطا نے بتایا۔ کہ انہوں نے مسلمانوں کا کوئی سکول موجود نہ ہونے کے باعث وہاں کے دستور کے مطابق ایک عیسائی سکول میں تعلیم حاصل کی۔ قریب تھا کہ دوسرے مسلمان طلباء کی طرح میں بھی عیسائیت کی آغوش میں چلا جاتا لیکن احمدیہ مشن نے مجھے گمراہ ہونے سے بچا لیا۔ بعد ازاں ۱۹۳۲ء میں میں نے باقاعدہ جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ آپ نے گھانا میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں اور ان کے شاندار نتائج کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آج گھانا کے طول و عرض میں جماعت احمدیہ کی ۲۶۰ شاخیں قائم ہیں۔ سینکڑوں کی تعداد میں مساجد کی تعمیر عمل میں آ چکی ہے۔ ایک اور عظیم کارنامہ جو جماعت احمدیہ نے وہاں اسلام کو سربلند کرنے کے لئے انجام دیا وہ وسیع پیمانہ پر اسلامی سکولوں کا قیام ہے۔ بہت سے پرائمری اور مڈل سکول کھولنے کے علاوہ اشانٹی میں پہلا مسلم سیکنڈری سکول قائم کرنے کا سہرا بھی وہاں کے احمدیہ مشن کے سر ہے۔ اس کے علاوہ جماعت احمدیہ کے موجودہ امام حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے ۱۹۷۰ء میں مغربی افریقہ کا دورہ فرمانے کے بعد ہائر سیکنڈری سکولوں کے علاوہ ہسپتالوں کے قیام کا بھی انتظام فرمایا چنانچہ اب گھانا احمدیہ مشن کے زیر اہتمام چھ ہائر سیکنڈری سکولز اور چار ہسپتال قائم ہو چکے ہیں۔ اس کے نتیجہ میں وہاں مسلمان نوجوان زیور علم سے آراستہ ہو کر ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کی راہ پر گامزن ہو رہے ہیں۔ اس طرح انہیں عیسائی مشنوں کے اثر سے چھٹکارا نصیب ہو چکا ہے۔

برق رفتار ترقی

سیرالیون کے پیراماؤنٹ چیف جناب این کے۔ گاانگا نے پریس کانفرنس میں اپنے ملک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی اور رفاہی سرگرمیوں پر روشنی ڈالتے ہوئے بتایا۔ کہ انہوں نے ۱۹۳۹ء میں جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی تھی۔ احمدی مبلغین کے وہاں پہنچنے سے قبل مسلمان انتہائی کسمپرسی کی حالت میں تھے۔ ان کا کوئی سکول یا مدرسہ نہ تھا۔ ہر شعبۂ زندگی میں عیسائی چھائے ہوئے تھے۔ احمدی مبلغین نے وہاں عیسائی پادریوں کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔ اور وسیع پیمانہ پر مدارس اور سکولز کھول کر اور مسلمان بچوں کو زیور علم سے آراستہ کر کے انہیں ہر شعبۂ زندگی میں ترقی کرنے کے قابل بنا دیا۔ اب وہاں احمدیہ مشن کے زیر اہتمام ۲۶ پرائمری سکول ۱۴ ہائر سیکنڈری سکول اور چار ہسپتال نہایت کامیابی سے چل رہے ہیں۔ احمدیہ سکولوں میں اس وقت دس ہزار طلباء زیر تعلیم ہیں۔ گزشتہ ڈیڑھ دو سال کے عرصہ میں احمدیہ ہسپتالوں سے اڑھائی لاکھ مریض استفادہ کر چکے ہیں۔ احمدی ڈاکٹرز نے اس عرصہ میں ۷۵ میجر آپریشن نہایت کامیابی سے کئے ہیں۔ یہ ہسپتال اپنی اعلیٰ کارکردگی کی وجہ سے بے حد مقبول ہیں اور ان کی شہرت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے۔ لوگ عیسائی ڈسپنسریوں اور سرکاری ہسپتالوں کی نسبت احمدی ہسپتالوں میں علاج کرانے کو ترجیح دیتے ہیں۔ لوگ دور دور سے آ کر علاج کراتے ہیں۔ انہوں نے کہا میرے ملک میں جماعت احمدیہ ترقی ہی نہیں کر رہی بلکہ بڑی تیزی اور برق رفتاری سے ترقی کر رہی ہے۔

تبلیغ اسلام کی منظم اور مربوط کوشش

کینیا کے جناب اے ایم۔ گاکوریا نے بتایا۔ مشرقی افریقہ میں احمدی مبلغین کے پہنچنے سے قبل مسلمان تبلیغ کے فریضہ سے بالکل غافل تھے جبکہ عیسائی مشنوں کی طرف سے عیسائیت کا پرچار زور شور سے جاری تھا۔ مسلمان تبلیغ کرتے بھی تو کیسے کرتے جبکہ وہ خود اسلام کی حقیقی روح سے ناآشنا تھے۔ مولویوں نے کہہ رکھا تھا کہ قرآن مجید کا ترجمہ کرنا جائز نہیں ہے اسے سمجھنے کے لئے عربی دان ہونا ضروری ہے اس لئے مسلمان بالکل اندھیرے میں تھے۔ احمدی مبلغین نے نہ صرف اسلام پھیلایا بلکہ قرآن مجید کا سواحیلی زبان میں ترجمہ شائع کر کے اس کی تعلیمات کو سب کے لئے عام کر دیا۔ پھر مساجد اور مشن ہاؤسز کی تعمیر کے علاوہ مدارس اور سکولز قائم کئے اس کے نتیجہ میں مسلمانوں میں عام بیداری پیدا ہوئی اور دوسروں نے بھی اسلام میں دلچسپی لینی شروع کی۔ انہوں نے کہا اشاعت اسلام کے نقطۂ نگاہ سے افریقہ کی سرزمین بہت زرخیز واقع ہوئی ہے وہاں اسلام پھیلے گا اور بہت زور شور سے پھیلے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے بتایا کہ مشرقی افریقہ میں جماعت احمدیہ صحیح معنوں میں واحد تبلیغی جماعت ہے۔ بعض اور ملکوں کی طرف سے بھی مسلمان مبلغین وہاں پہنچے تھے۔ لیکن وہ اپنی مساعی میں خاطر خواہ کامیاب نہیں ہو سکے اول تو ان کا اصل مقصد تبلیغ نہ تھا دوسرے ان میں تنظیم کا فقدان تھا۔ یہ صرف جماعت احمدیہ ہی ہے جو وہاں اسلام پھیلانے اور غالب کرنے کی منظم طور پر کوشش کر رہی ہے۔ اسی لئے جو کامیابی اسے نصیب ہو رہی ہے وہ دوسروں کو حاصل نہیں ہو سکی۔

بیس ہزار احمدی گھرانے

انڈونیشیا کے نمائندہ محترم جناب ایچ صدر الدین یحییٰ ہنیتو نے بتایا کہ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ساٹھ شاخیں قائم ہیں جماعت کے زیر اہتمام وہاں چار اخبار شائع ہوتے ہیں۔ انڈونیشیا میں جماعت احمدیہ کی ترقی کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ وہاں احمدی گھرانوں کی تعداد بیس ہزار سے زائد ہے۔ ہر گھرانہ متعدد افراد پر مشتمل ہے۔ آپ نے بتایا کہ احمدیہ مشن نے قرآن مجید کا انڈونیشی ترجمہ بھی شائع کیا ہے جو وہاں بہت مقبول ہوا ہے اگرچہ بعد ازاں وہاں حکومت نے بھی قرآن مجید کا انڈونیشی ترجمہ شائع کیا ہے لیکن اس ترجمہ میں جماعت احمدیہ کی تفسیر سے بہت استفادہ کیا گیا ہے ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ وہاں حکومت اور عوام نیز مختلف فرقوں کے ساتھ جماعت کے تعلقات خوشگوار ہیں اور وہاں باہم تعاون کی فضا قائم ہے۔ جماعت کی اسلامی خدمات کو بالعموم قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

پاکستان کی تائید و حمایت

اس امر کا تو قریباً تمام غیر ملکی مندوبین نے ذکر کیا کہ چونکہ جماعت احمدیہ کے مبلغین اسلام پاکستان کے ہی باشندے ہوتے ہیں اس لئے وہ تبلیغی اور رفاہی سرگرمیوں کے ساتھ ساتھ دوسرے ممالک میں پاکستانی مفادات کے تحفظ کا بھی خاص خیال رکھتے ہیں اور پاکستان کے متعلق وہاں کے عوام میں ہمدردی کا جذبہ ابھارنے اور اس کے وقار کو بلند کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کرتے۔ اسی طرح ان سب ممالک کے نو مسلم احمدی بھی پاکستان کے ساتھ ہمدردی کے عملی اظہار کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔ انہوں نے اس ضمن میں پاکستان اہل پاکستان کے ساتھ عملی ہمدردی اور تائید و حمایت کی متعدد مثالیں بھی بیان کیں۔

پُرزور تردید

پریس کانفرنس میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے اس الزام کی بھی پرزور تردید کی گئی کہ نعوذ باللہ جماعت احمدیہ نے کلمہ طیبہ میں ترمیم کر کے اس میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کے الفاظ کو اَحْمَدُ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ میں تبدیل کر دیا ہے اور یہ کہ نائیجیریا کی ایک مسجد کی عمارت پر کلمہ طیبہ ترمیم شدہ حالت میں لکھا ہوا ہے۔ اخبار نویسوں کو بالوضاحت بتایا گیا کہ یہ الزام سراسر بے بنیاد ہے اور ایک افتراء عظیم سے کم نہیں ہے۔ جماعت احمدیہ کلمہ طیبہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر صدق دل سے ایمان رکھتی ہے اور یہی اس کے مذہب کا خلاصہ ہے اور نائیجیریا کی مسجد پر بعینہٖ یہی کلمہ لکھا ہوا ہے

دعائے مغفرت

میری دادی محترمہ غلام بی بی صاحبہ اہلیہ حاجی جلال الدین صاحب مرحوم۔ والدہ مختار احمد صاحب ایاز آف مشرقی افریقہ مورخہ ۲۸ دسمبر بروز جمعۃ المبارک ۲ بجے رات ۹۸ سال کی عمر میں وفات پا گئی ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن

مرحومہ نے اپنے پیچھے دو بیٹے اور ۲۱ پوتے پوتیاں اور ۲۹ پڑپوتے اور پڑپوتیاں اپنی یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جوار رحمت میں جگہ دے اور مغفرت فرمائے نماز جنازہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ قبر پر دعا بھی مولانا ابو العطاء صاحب نے کرائی۔

(افتخار احمد ایاز آف مشرقی افریقہ

حال دار الرحمت غربی۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان

فضل عمر ہسپتال ربوہ

از یکم اگست ۱۹۷۳ء تا ۳۱ر اگست ۱۹۷۳ء

نوٹ:۔ احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دُعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین

دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جارہے۔ قارئین کرام اُن عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱۔	ملک سردار خاں صاحب جیکب آباد		۱۰ — ۰۰ روپے
۲۔	ملک عاشق محمد صاحب مجوکہ لغاری ضلع سرگودھا		۱۴ — ۲۰ "
۳۔	فضل الرحمٰن صاحب بنوں شوگر مل سرائے نورنگ		۳۵ — ۰۰ "
۴۔	پروفیسر جی۔ ڈی سلیم صاحب کیڈٹ کالج حسن ابدال		۱۰ — ۰۰ "
۵۔	والدہ صاحبہ شیخ عبد المنان صاحب دارالرحمت شرقی ربوہ		۱۰ — ۰۰ "
۶۔	امۃ المتین صاحبہ ناظم آباد کراچی۔		۲۵ — ۰۰ "
۷۔	محمد اشفاق گوندل صاحب گوجرانوالہ		۲۵ — ۰۰ "
۸۔	بیگم امینہ عنایت صاحب ناظم آباد کراچی		۲۸ — ۰۰ "
۹۔	محترمہ آمنہ خاتون صاحبہ یو۔ کے		۹۳ — ۶۶ "
۱۰۔	حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ		۱۰ — ۰۰ "
۱۱۔	بیگم لفٹننٹ جنرل عبد العلی ملک منگلا چھاؤنی		۵۰ — ۰۰ "
۱۲۔	کیپٹن ایم۔ ایچ نوری صاحب بلوچ رجمنٹ S.B.P.O		۱۰۰ — ۰۰ "
۱۳۔	مکرم نبی احمد صاحب چوہدری ماڈرن موٹرز کراچی		۵۰ — ۰۰ "
۱۴۔	بیگم صاحبہ راجہ علی محمد صاحب مرحوم C/O سید حمید احمد صاحب P.C.S اسلام آباد۔		۵۰ — ۰۰ "
۱۵۔	فضل حسین صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چونترہ		۲۰ — ۰۰ "
۱۶۔	ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ۔		۱۰ — ۰۰ "
۱۷۔	محترمہ عقیلہ جمالی صاحبہ سرگودھا۔		۲۰ — ۰۰ "
۱۸۔	حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ ربوہ۔		۱۰ — ۰۰ "
۱۹۔	دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔		۳۵ — ۰۰ "
۲۰۔	چوہدری نصیر احمد صاحب کراچی۔		۵۰ — ۰۰ "
۲۱	" محمد عبد الوہاب صاحب کراچی		۱۰ — ۰۰ "
۲۲۔	مرزا محمد صدیق صاحب و مرزا محمد رفیق صاحب کراچی		۵۰ — ۰۰ "
۲۳۔	محمد مسعود احمد صاحب قریشی	"	۷ — ۵۰ "
۲۴۔	بدر النساء خانم صاحبہ	"	۱۳ — ۵۰ "
۲۵۔	ڈپٹی محمد حسین صاحب	"	۸ — ۰۰ "
۲۶۔	شیخ رفیع الدین احمد صاحب	"	۱۱ — ۸۰ "
۲۷۔	مرزا محمد دین صاحب	"	۲۵ — ۰۰ "
۲۸۔	مسز ایس پروین صاحبہ	"	۱۰ — ۰۰ "
۲۹۔	زکیہ خاتون صاحبہ	"	۱۷ — ۰۰ "
۳۰۔	چوہدری مبشر احمد صاحب طارق 5/3.L جھنگ		۵۰ — ۰۰ "
۳۱۔	رانا مبارک احمد صاحب جماعت احمدیہ بہاولپور		۷۵ — ۰۰ "
۳۲۔	والدہ صاحبہ مسعود احمد صاحب جہلمی جہلم		۲۰ — ۰۰ "
۳۳۔	منیر الدین صاحب ربوہ۔		۲۵ — ۰۰ "
۳۴۔	ڈاکٹر جلال الدین صاحب بذریعہ مولوی نذیر احمد صاحب مبشر ربوہ		۱۱ — ۰۰ "
۳۵۔	نصیرہ مبشر صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر حال امریکہ		۲۵ — ۰۰ "
۳۶۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ کوئٹہ۔		۱۲ — ۰۰ "
۳۷۔	میجر حمید احمد صاحب کلیم کھاریاں		۱۰ — ۰۰ روپے
۳۸۔	میجر ایاز محمود صاحب	"	۵۰ — ۰۰ "
۳۹۔	سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ مالوکے بھگت		۱۰ — ۰۰ "
۴۰۔	راجہ محمد اکبر صاحب باغبان پورہ لاہور		۱۱ — ۰۰ "
۴۱۔	شمیم احمد صاحب ابن نعیم احمد صاحب سلطان پورہ لاہور		۱۰ — ۰۰ "
۴۲۔	لیڈی ڈاکٹر امۃ اللطیف صاحب بھاٹی گیٹ	"	۳۰ — ۰۰ "
۴۳۔	چوہدری عابد علی صاحب بٹر پرانی انارکلی	"	۱۴ — ۰۰ "
۴۴	ملک منور احمد صاحب جاوید مغلپورہ	"	۲۰ — ۰۰ "
۴۵۔	مرزا عبد السمیع صاحب آف کراچی "	"	۱۰ — ۰۰ "
۴۶۔	حافظ نیاز احمد صاحب نیلہ گنبد	"	۱۵ — ۰۰ "
۴۷۔	شیخ رفیق احمد صاحب لبینا دارالذکر	"	۲۰ — ۰۰ "

(باقی)

ایک دلچسپ علمی مقالہ

مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام مرکزی بزم حسن بیان کے اجلاس منعقدہ ۱۳ر جنوری ۱۹۷۴ء بروز اتوار ایوانِ محمود میں مکرم محترم بشارت احمد صاحب بشیر مربی سلسلہ احمدیہ مندرجہ ذیل موضوع پر ایک دلچسپ علمی مقالہ پڑھیں گے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا خط بنام ہرقل قیصر روم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعوت اسلام بنام قیصر ہند انگلستان"

احباب سے التماس ہے کہ کثرت سے شامل ہوکر مستفید ہوں۔ پروگرام ٹھیک چار بجے بعد العصر شروع ہو جائے گا۔ انشاء اللہ

مہتمم تعلیم

اعلان دارالقضاء

مکرم حکیم غلام ربانی صاحب مختار وارثان ڈاکٹر محمد الدین صاحب مرحوم قلعہ لچھمن سنگھ لاہور نے درخواست دی ہے کہ مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۴۱/۲۱ واقع محلہ دارالنصر رقبہ ایک کنال بحصہ مساوی مشترکہ طور پر ڈاکٹر محمد الدین صاحب اور محمد بی بی صاحبہ کے نام الاٹ ہے۔

استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ بالا میں سے مکرم ڈاکٹر محمد الدین صاحب مرحوم کا حصہ مرحوم کے پوتے محمود احمد صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرماویں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس ۳۰ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

دُعائے مغفرت

محترم چوہدری غلام نبی صاحب آف بکھوبھٹی تحصیل پسرور گذشتہ رمضان المبارک میں جمعۃ المبارک کو سحری کے وقت بقضاء الٰہی اپنے مالک حقیقی کو جاملے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی عمر وفات کے وقت ساٹھ سال سے زیادہ تھی۔ آپ اپنے گھر میں اکیلے احمدی تھے۔ اور شادی سے بھی قبل بالکل نوعمری میں قادیان پہنچ کر بیعت کا شرف حاصل کیا۔ خاندان کے عزیزوں اور بزرگوں کی مخالفت کے باوجود مستقل مزاجی سے احمدیت سے منسلک رہے صاحب رؤیا بزرگ تھے۔

اپنوں اور غیروں سب میں ہردلعزیز اور نہایت ہنس مکھ تھے۔ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے تھے۔ غیر از جماعت احباب نے بھی نہایت محبت و عقیدت کے ساتھ آپ کا الگ جنازہ پڑھا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس نیک بزرگ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبرِ جمیل سے نوازے۔ نیز احمدیت کی نعمت سے مشرف فرمائے۔

(مرزا محمود احمد شاہد مربی سلسلہ مقیم چونڈہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضل عمر فاؤنڈیشن کا ضروری اعلامیہ بابت سال ۱۳۵۳ ہش / ۱۹۷۴ء

علمی تصانیف پر پانچ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ایک ایک ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں :۔

پہلا انعام:۔ بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیار شناخت نبوت۔ دعا۔ قضا و قدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورتِ شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام:۔ اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام:۔ تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام:۔ اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت"۔ (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصّہ۔

پانچواں انعام:۔ کوئی علمی موضوع جو اُوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

۱۔ یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

۲۔ مقابلہ میں وہی مسوّداتِ کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔

۳۔ یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسوّدہ بھجوایا جائے گا۔

۴۔ یہ مسوّدہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو۔

۵۔ پرانی کتب زیرِ غور نہ آئیں گی۔

۶۔ انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اِس غرض کے لئے صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اِس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہو سکے گی۔

۷۔ ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پُورا نہ اُترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

۸۔ انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنّف کا ہوگا لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصّہ کو بصورت اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنّف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مجلّد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(۸ الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیرِ غور ہو اور مصنّف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کر سکتا ہے یعنی رائلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔

(۸ ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کر سکتا ہو اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

۹۔ مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنّف کا کام ہوگا مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر سے استصواب کر لے۔

۱۰۔ اِس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

نوٹ :۔ انعامی مقابلہ میں مقالہ جات بھجوانے والے دوست یہ بھی وضاحت فرماویں کہ ان کا مقالہ کون سے انعام (پہلے یا دوسرے وغیرہ) کی کس شق میں آتا ہے؟

(سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ)

درخواستِ دعا برائے نکاح عزیزان

(حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی)

(۱) بروز عیدالاضحیٰ (۵ جنوری) بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح ثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ نے میری پوتی امۃ الواسع رعنا کا نکاح عزیز خالد احمد سے (جو ملک عمر علی صاحب مرحوم کا بیٹا اور میرے چھوٹے ماموں جان حضرت میر محمد اسحٰق صاحبؓ کا نواسا ہے) پڑھا۔

(۲) میرے بھتیجے مرزا داؤد احمد خلف حضرت چھوٹے بھائی صاحب مرزا شریف احمدؓ کی لڑکی امۃ الناصر کا نکاح سید شاہد احمد شاہ سے جو میر حامد شاہ صحابی سیالکوٹیؓ کا پوتا اور سید حبیب اللہ شاہؓ (جو مریم بیگم اُمّ طاہر مرحومہ کے بھائی تھے) کا نواسا ہے پڑھا۔

دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ سب نکاح بہت مبارک ہوں۔ خدا تعالیٰ یہ جوڑے بہت بابرکت بنائے۔ یہ اور ان کی اولادیں نسلیں احمدیت حقیقی اسلام کا سچا روشن نشان بنیں۔ آپس میں اتفاق اور محبت رہے۔ نیکی، تقویٰ کے بیج ان کے اور سب ہماری اولادوں کے دلوں اور گھروں میں ڈال دے۔ دل خدائے واحد کے عشق سے بھرے رہیں اور ہمیشہ سر اس کے در پر جھکے رہیں۔ دُنیا کے سامنے کبھی سر نہ جھکیں۔ دنیا کے سردار دین کے خادم ہوں ہمیشہ کے لئے آمین مبارکہ۔

(ادارہ الفضل اِس موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ اور متعلقہ خاندانوں کے تمام افراد کی خدمت میں دلی مبارکباد عرض کرتا ہے اور دعا کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت بنائے۔ آمین)

درخواستِ دُعا

میرے بڑے فرزند حمید اختر قریباً اڑھائی ماہ قبل جرمنی گئے تھے۔ اب وہ اپنی اہلیہ اور چار بچوں کے ہمراہ بذریعہ موٹر کار پاکستان واپس آرہے ہیں اور بخیریت انقرہ پہنچ چکے ہیں راستہ چونکہ برفانی اور دشوار گزار ہے اور موسم انتہائی سرد، اس لئے میں اِن دنوں بہت متفکّر ہوں۔ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ عزیز حمید اختر اور اس کے اہل و عیال کی بخیر و عافیت واپسی کے لئے دردِ دل سے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔

(غلام محمد اختر۔ ربوہ)

اعلانِ نکاح

۲۹ دسمبر ۱۹۷۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میری بھانجی عزیزہ حلیمہ رشید بی۔ ایس سی بنت مکرم محمد رشید الدین صاحب سیلز منیجر بائر فارما لمیٹڈ کراچی کا نکاح عزیزم حفیظ الدین ابن محترم محمد علیم الدین صاحب جوائنٹ سیکرٹری وزارتِ مال حکومتِ پاکستان اسلام آباد سے بعوض مبلغ سات ہزار روپے حق مہر پڑھا۔ ۳۰ دسمبر کو رخصتانہ عمل میں آیا۔

عزیزہ حلیمہ رشید محترم مولانا عبدالغفور صاحب فاضل مرحوم مربّی سلسلہ کی نواسی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو جانبین کے لئے مبارک فرمائے اور مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

(ہدایت احمد خوشنویس۔ ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ